ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جانوروں کے ذبح کے جدید طریقوں پر مشینی آلات کے استعمال اور اجتہاد کے اثرات

THE USE OF MECHANICAL EQUIPMENT IN MODERN ANIMAL SLAUGHTERING METHODS AND ITS IMPACT ON IJTIHAD

Muhammad Daud
Ph.D Scholar
Department Of islamic Studies and Arabic Gomal University Dera Ismail Khan KPK
dawoodsherani248@gmail.com
Bushra Taj
PhD Student In Lahore Leads University...
Department Of Islamic Studies Lahore Leads University
bush1993ra@gmail.com
Mujahid Hussain
Ph.D Scholar at Qurtba University DI Khan
mujahidbuzdar473@gmail.com

Abstract:

The present era is one of scientific and industrial development, where humans have increased the use of modern technology and machines in every field. With the help of these machines, humans have made various aspects of life easier and faster. While this progress has revolutionized many sectors, its impact is also clearly visible in the methods of animal slaughter. In earlier times, the act of slaughtering animals was performed solely by human hands, but now, with the help of machines, this process is being carried out more quickly, efficiently, and often on a larger industrial scale.The use of modern machines for animal slaughtering is particularly growing in the United States and Europe. These machines are used to slaughter both small animals, such as chickens, and large animals like goats, cattle, and camels. These machines follow specific procedures for slaughtering animals, and with the help of electrical devices, thousands of chickens can be slaughtered in a single day. Afterward, the meat of these chickens is processed, packaged, and sent for sale in global markets. As a result, chicken meat is rapidly selling worldwide, and its demand is increasing.Similarly, modern machines and tools are being used for slaughtering larger animals as well. These machines not only speed up the process of slaughter but also improve its accuracy and cleanliness. Additionally, the use of machines in slaughtering makes the process safer because it reduces human intervention and enhances cleanliness standards.Although the use of machines in animal slaughter provides several benefits, it also raises some ethical and religious questions. For Muslims, the slaughtering process must be carried out according to Islamic law, which involves following specific principles, such as facing the Qibla and ensuring the slaughterer is Muslim. How these principles can be followed with the use of machines is a significant issue on which different scholars have presented their ijtihadi opinions.Thus, the use of machines requires that, despite modern scientific progress, we still consider religious principles and ethical values. There is a need for discussion and research on how these principles can be followed in the machine-assisted slaughter process, so that a balanced approach can be developed that aligns with both modern demands and religious teachings.

Keywords: Mechanical Equipment, Modern Animal, Slaughtering Methods, Impact on Ijtihad, Islamic Law

موجودہ دور سائنسی اور صنعتی ترقی کا دور ہے، جہاں انسان نے ہر شعبے میں جدید ٹیکنالوجی اور مشینوں کا استعمال بڑھادیا ہے۔ان مشینوں کی مدد سے انسان نے اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو زیادہ آسان اور تیز تر بنالیا ہے۔اس ترقی نے جہاں دیگر شعبوں میں انقلاب برپا کیا ہے، وہیں اس کا اثر جانوروں کے ذبح کے طریقوں پر بھی واضح طور پر نظر آرہا ہے۔پہلے زمانے میں جانوروں کو ذبح کرنے کا عمل صرف انسانی ہاتھوں سے ہوتا تھا، لیکن اب مشینوں کی مدد سے اس عمل کو زیادہ تیز، موثر اور بسا اوقات زیادہ صنعتی پیمانے پر انجام دیا جارہا ہے۔جانوروں کے ذبح کے لیے جدید مشینوں کا استعمال خاص طور پر امریکہ اور یورپ میں بڑھتا جارہا ہے۔ان مشینوں کی مدد سے چھوٹے جانوروں جیسے مرغیوں اور بڑے جانوروں جیسے بکری، گائے، اونٹ وغیرہ کو ذبح کیا جاتا ہے۔اس عمل میں مشینیں جانوروں کو ذبح کرنے کے لیے مخصوص طریقہ کار پر عمل کرتی ہیں، جن میں برقی آلات اور مشینوں کی مدد سے ایک ہی دن میں ہزاروں مرغیوں کو ذبح کیا جا سکتا ہے۔اس کے بعد ان مرغیوں کے گوشت کو پروسیس کر کے پیکنگ کی جاتی ہے اور عالمی مارکیٹوں میں فروخت کے لیے روانہ کیا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں چکن کا گوشت عالمی سطح پر تیزی سے فروخت ہو رہا ہے اور اس کی مانگ بھی

بڑھ رہی ہے۔اسی طرح بڑے جانوروں کے ذبح کے لیے بھی جدید مشینوں اور آلات کا استعمال کیا جا رہا ہے، جن کی مدد سے نہ صرف ذبح کا عمل تیز ہو جاتا ہے بلکہ اس کی درستگی اور صاف گوئی میں بھی بہتری آتی ہے۔اس کے علاوہ، مشینوں کی مدد سے ذبح کرنے کا عمل زیادہ محفوظ بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ اس میں انسانی مداخلت کم ہوتی ہے اور عمل میں صفائی کا معیار بہتر ہوتا ہے۔اگرچہ مشینوں کے ذریعے جانوروں کا ذبح کرنے کا عمل فوائد فراہم کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ اخلاقی اور مذہبی سوالات بھی اٹھتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے ذبح کا عمل صرف شرعی طریقے سے ہونا چاہیے، جس میں کچھ مخصوص اصولوں کی پیروی کی جاتی ہے، جیسے کہ جانور کا قبلہ کی طرف رخ کرنا اور ذبح کرنے والے شخص کا مسلم ہونا۔ مشینوں کے استعمال سے ان اصولوں کی پیروی کس طرح ممکن ہوتی ہے، یہ ایک بڑا مسئلہ ہے جس پر مختلف فقہاء نے اپنے اجتہادی آراء پیش کی ہیں۔یوں، مشینوں کا استعمال اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جدید سائنسی ترقی کے باوجود ہم مذہبی اصولوں اور اخلاقی اقدار کا خیال رکھیں۔مشینوں کے ذریعے جانوروں کے ذبح کے عمل میں ان اصولوں کی پیروی کس طرح کی جاسکتی ہے، اس پر بحث و تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ ایک متوازن طریقہ کار وضع کیا جاسکے جو جدید تقاضوں اور مذہبی تعلیمات کے مطابق ہو۔[1]

موجودہ دور میں جدید مشینی طریقے سے چکن کا ذبح کرنا

موجودہ دور میں چکن کا ذبح کرنے کے لیے جدید مشینی طریقے کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے، خاص طور پر صنعتی پیمانے پر مرغی کے گوشت کی پیداوار اور اس کی عالمی سطح پر تجارت کے بڑھنے کے ساتھ۔اس طریقے میں برقی مشینوں اور خودکار نظاموں کا استعمال کیا جاتا ہے، جس کی مدد سے نہ صرف ذبح کا عمل تیز ہو جاتا ہے بلکہ یہ بھی زیادہ محفوظ اور موثر بن جاتا ہے۔ چکن کے ذبح کے جدید مشینی طریقے میں، ایک خودکار لائن پر مرغیوں کو لایا جاتا ہے، جہاں ہر مرغی کو مخصوص طریقے سے پکڑ کر ایک مشین میں داخل کیا جاتا ہے۔اس کے بعد مشین کے ذریعے ایک تیز رفتار چاقو یا برقی آلہ استعمال کر کے مرغی کی گردن کاٹ دی جاتی ہے، جس سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے اور ذبح کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔اس عمل کے دوران مشینیں مخصوص آٹومیشن سسٹمز کی مدد سے مرغی کو ٹھیک سے پوزیشن کرتی ہیں تاکہ ذبح کا عمل بغیر کسی غلطی کے مکمل ہو سکے۔ایک بڑی مشینری لائن میں ہزاروں مرغیوں کو ایک دن میں ذبح کیا جا سکتا ہے۔اس عمل میں صفائی اور معیار پر بھی بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے، کیونکہ مشینوں کے ذریعے کیے جانے والے ذبح میں زیادہ کنٹرول ہوتا ہے اور انسانی مداخلت کم ہوتی ہے۔اس کے بعد، ذبح شدہ مرغیوں کو مزید پروسیسنگ کے لیے منتقل کیا جاتا ہے، جیسے کہ ان کی صفائی، گوشت کی کٹائی اور پیکنگ، تاکہ انہیں عالمی مارکیٹوں میں فروخت کے لیے تیار کیا جاسکے۔اس جدید مشینی طریقے کی مدد سے چکن کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور اس کی قیمتوں میں کمی آئی ہے، کیونکہ ذبح کا عمل زیادہ تیز اور کم خرچ ہو گیا ہے۔تاہم، اس طریقہ کار میں کچھ اخلاقی اور مذہبی سوالات بھی اٹھتے ہیں، خاص طور پر اس بات کو لے کر کہ آیا یہ طریقہ شرعی اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں۔

مرغی ذبح کرنے کا مشینی طریقہ

قدیم دور میں مرغیوں کو ذبح کرنے کا واحد طریقہ ہاتھ سے تھا، جس میں انسانی محنت کی ضرورت ہوتی تھی، لیکن آج کے دور میں بڑھتی ہوئی آبادی اور مرغی کے گوشت کی زیادہ مانگ کے پیش نظر مشینی طریقے کا استعمال بڑھ گیا ہے۔اس جدید مشینی طریقہ کا مقصد یہ ہے کہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مرغیوں کو ذبح کیا جاسکے تاکہ گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے اور مارکیٹ کی طلب کو پورا کیا جاسکے۔ مشینی طریقے کے تحت مرغی کو سب سے پہلے ایک خودکار مشین میں داخل کیا جاتا ہے، جو کہ ایک طویل پٹڑی پر چلتی ہے۔اس پٹڑی پر مرغیوں کو ایک مخصوص طریقے سے لٹکایا جاتا ہے تاکہ ان کی گردن کاٹنے کے عمل کو آسان بنایا جاسکے۔ مرغی کے پاؤں کو خاص ہک میں پھنسایا جاتا ہے، جس سے اس کی گردن نیچے کی طرف مڑ جاتی ہے اور وہ ذبح کرنے والی چھری کے سامنے آجاتی ہے۔اس مشینی طریقے کا پہلا مرحلہ مرغیوں کو پانی کے جھرمٹ میں سے گزارنا ہوتا ہے، جہاں ان پر کم وولٹیج کا کرنٹ ڈالا جاتا ہے تاکہ مرغی بے ہوش ہو جائے اور اس کے جسم پر لگے میل کچیل صاف ہو سکے۔اس کے بعد مرغی کو ایک تیز رفتار گھومنے والی برقی چھری کے سامنے لایا جاتا ہے، جو اس کی گردن کو فوراً کاٹ دیتی ہے۔اس عمل کے دوران، مرغی کو کم سے کم تکلیف ہوتی ہے کیونکہ کرنٹ کے ذریعے اس کا ہوش اُڑ چکا ہوتا ہے۔ذبح کے بعد، مرغی کو گرم پانی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ اس کے جسم پر موجود بال اور پر صاف کیے جاسکیں۔اس کے بعد مشینیں مرغی کے جسم کے اندر کی آلائشیں نکالنے کا عمل کرتی ہیں اور گوشت کو صاف کرتی ہیں۔ پھر مرغی کو مختلف ٹکڑوں میں کاٹ کر پیک کیا جاتا ہے اور تیار گوشت مارکیٹوں کے لیے روانہ کر دیا جاتا ہے۔

---

[1] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، البحر الرائق، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 2018، ج8، ص29
Ibn Najim, Zain Al-Din bin Ibrahim bin Muhammad, Al-Bahr Al-Raiq – Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 2018, Vol. 8, p. 29.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

یہ تمام مراحل مشینوں کے ذریعے بہت تیز اور موثر طریقے سے کیے جاتے ہیں، جس سے مرغیوں کا ذبح اور پروسیسنگ کا عمل بہت تیز اور کم خرچ ہو جاتا ہے۔ اس مشینی طریقے کی مدد سے لاکھوں مرغیوں کو ایک دن میں ذبح کیا جا سکتا ہے، اور یہ عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ دنیا کے بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں یہ مشینی طریقہ رائج ہو چکا ہے، اور اس کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ تاہم، چونکہ اس طریقہ کار میں اخلاقی اور مذہبی سوالات بھی اٹھتے ہیں، اس لیے اس پر مختلف علمی بحثیں جاری ہیں، خاص طور پر اس بات پر کہ آیا یہ طریقہ شرعی اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس سوال کے جواب کے لیے کئی فقیہاء نے اس طریقہ کار کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور اس کے حلال و حرام کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ چونکہ مشینی طریقے سے مرغی کا ذبح اور پروسیسنگ ایک عام عمل بن چکا ہے، اس لیے اس سے اجتناب کرنا نہ صرف مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود، اس طریقے کے استعمال سے پیدا ہونے والے مسائل اور اس کے شرعی پہلو پر تحقیق اور غور و فکر کی ضرورت ہے تاکہ اس عمل کو مزید بہتر اور اخلاقی معیار کے مطابق بنایا جا سکے۔[2]

مشینی طریقے سے مرغیوں کے ذبح کا شرعی حکم: قیاس و اجتہاد کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

مشینی طریقے سے مرغیوں کا ذبح ایک جدید اور نیا طریقہ ہے جو عصرِ حاضر کی ایجادات میں شامل ہے۔ یہ طریقہ موجودہ دور میں سہولت اور تیزی کے پیش نظر اپنایا گیا ہے، کیونکہ آبادی میں اضافے کے ساتھ مرغیوں کی طلب (Demand) بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے صنعتی سطح پر مشینی ذبح کا طریقہ متعارف کروایا گیا، جو کہ روایتی ذبح کے مقابلے میں زیادہ تیز اور مؤثر سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ مشینی طریقے سے مرغیوں کے ذبح کا مسئلہ ایک جدید معاملہ ہے، اس لیے اس کے جواز یا عدم جواز کے متعلق براہ راست کوئی صریح نص قرآن و حدیث میں موجود نہیں ہے، اور نہ ہی قدیم فقہاء کی کتب میں اس کا کوئی واضح جزئیہ ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مسئلے کی حیثیت قیاسی اور اجتہادی ہے، یعنی اس کے حکم کا تعین اصولِ فقہ اور شریعت کے عمومی قواعد کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ کبار اہلِ علم اور ماہرینِ فقہ، جو جدید فقہی مسائل کی تحقیق میں خاص مہارت رکھتے ہیں، نے اس مسئلے کا حل پیش کرنے کے لیے اجتہاد اور قیاس سے کام لیا۔ انہوں نے اس مسئلے کا حکم طے کرنے کے لیے درج ذیل امور پر غور کیا: اسلامی شریعت میں ذبح کے لیے چند بنیادی شرائط ہیں، جن میں سب سے اہم یہ ہیں۔ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا۔ تیز دھار آلے سے جانور کی شہ رگ، سانس کی نالی اور خون کی رگوں کو کاٹنا۔ ذبح کے دوران جانور کو زیادہ تکلیف نہ دینا۔ اگر مشینی ذبح میں اللہ کا نام لیا جائے اور ذبح شرعی اصولوں کے مطابق ہو تو اسے جائز قرار دیا گیا۔ اگر بے ہوش کرنے کی وجہ سے مرغی کی موت پہلے ہو جائے اور بعد میں اسے ذبح کیا جائے تو اسے ناجائز کہا گیا۔ اگر مشین کا بلیڈ خودکار ہو اور کوئی انسان ذبح کے عمل میں شریک نہ ہو تو اس میں اختلاف پایا گیا۔ مجموعی طور پر، مشینی ذبح کے جواز کا دار و مدار اس کے طریقہ کار پر ہے۔ اگر اس میں اسلامی اصولوں کی پاسداری کی جائے، خاص طور پر اللہ کا نام لینا یقینی بنایا جائے اور ذبح کے بنیادی شرائط پوری ہوں، تو یہ جائز ہوگا۔ تاہم، اگر مشین کے استعمال میں ایسی کوتاہی برتی جائے جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہو، تو اس کے عدم جواز کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام نے مشینی ذبح کے معاملے کو قیاس و اجتہاد کے اصولوں پر پرکھا اور موجودہ دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا شرعی حل پیش کیا۔ چنانچہ ان حضرات کو مشینی ذبیحہ کی قریب ترین صورت فقہ کا وہ جزئیہ ملا جسے علامہ ابن قدامہ نے "المغنی" میں نقل فرمایا ہے۔

وإن رأى قطيعا من الغنم، فقال: بسم الله ثم أخذ شاة فذبحها بغير تسمية لم يحل۔[3]

اگر کسی شخص نے بکریوں کا ایک ریوڑ دیکھا اور اس نے (ایک مرتبہ) "بسم اللہ" پڑھی اور پھر اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑا اور اسے بغیر تسمیہ کے ذبح کر دیا تو وہ بکری حلال نہ ہو گی۔ مشینی ذبیحہ میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ مشین چلانے والا ایک مرتبہ صبح کو بسم اللہ پڑھ کر بٹن دبا دیتا ہے اور پھر سارا دن مشین سے مرغیاں ذبح ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ اجتہادی مسائل میں جب مجتہد کسی مسئلہ کا حکم بیان کرتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ حکم دلائل شرعیہ کی بنیاد پر ہو اور نص کے مخالف نہ ہو

---

[2] محمد امین بن عمر الشہیر ما بن عابدین، فتاوی شامی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی، 2016، ص 467
Muhammad Ameen bin Umar, known as Ibn Abidin, Fatawa Shami – Zia-ul-Quran Publications, Karachi, 2016, p. 467.

[3] المعني لابن قدامة، أبو محمد موفق الدين عبدالله بن أحمد بن محمد بن قدامة الدمشقي الناشر: مكتبه القاهرة الطبيعة بدون طبعة تاريخ النشر، 2002
Al-Ma'ani Laban Ibn Qudama, Abu Muhammad Moafaq al-Din Abdullah bin Ahmad bin Muhammad bin Qudama al-Damashqi, Publisher: Al-Kahir al-Nawarah Library without publication date, 2002.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)

Vol.8.No.1 2025

ورنہ وہ اجتہاد معتبر و مقبول نہ ہوگا۔ نیز بغیر دلیل کے حکم لگانا دین میں زیادتی اور تحریف فی الدین کے مترادف ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ چنانچہ زیر بحث جدید مسئلہ کا حکم بھی علمائے عصر نے دلائل و براہین کی روشنی میں پیش کیا۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

مرغیوں کو ذبح کرنے میں کرنٹ کے استعمال کا شرعی و سائنسی تجزیہ

مرغیوں کو مشینی ذبح سے پہلے کرنٹ کے ذریعے بے ہوش کرنا ایک جدید تکنیک ہے، جس کا بنیادی مقصد ذبح کے دوران تکلیف کو کم کرنا اور خون کے بہاؤ کو بہتر بنانا ہے تاکہ گوشت صاف اور صحت بخش رہے۔ یہ طریقہ صنعتی سطح پر مرغیوں کی پروسیسنگ میں استعمال کیا جاتا ہے، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں بڑی مقدار میں مرغی کا گوشت تیار کیا جاتا ہے۔ تاہم، اس عمل کے شرعی اور سائنسی پہلوؤں پر تفصیل سے غور کرنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا یہ طریقہ اسلامی اصولوں کے مطابق جائز ہے یا نہیں۔

کرنٹ کے ذریعے بے ہوش کرنے کا طریقہ

اس عمل میں مرغیوں کو ایک پانی کے ٹینک میں ڈالا جاتا ہے، جس میں کم وولٹیج کا کرنٹ چھوڑا جاتا ہے۔ کرنٹ کا مقصد صرف مرغیوں کو نیم بے ہوش (Stun) کرنا ہوتا ہے تاکہ ذبح کے دوران وہ زیادہ مزاحمت نہ کریں، ذبح کرتے وقت انہیں کم تکلیف ہو، ان کے جسم میں خون کی روانی بہتر ہو، تاکہ گوشت زیادہ صاف اور صحت بخش ہو۔ لیکن کرنٹ کی مقدار (Voltage) اور اس کے اثرات ایک اہم شرعی اور سائنسی بحث کا موضوع ہیں، کیونکہ اگر کرنٹ کا وولٹیج زیادہ ہو تو اس کے اثرات بدل سکتے ہیں۔

شرعی نقطہ نظر: کرنٹ کی شدت کے اثرات

اگر کرنٹ کی مقدار اتنی کم ہو کہ مرغی صرف نیم بے ہوش ہو اور اس کی موت واقع نہ ہو، تو یہ عمل فقہاء کے نزدیک **مکروہ** ہو سکتا ہے۔ کرنٹ لگنے کی وجہ سے مرغی کے دماغ پر اثر پڑتا ہے اور اس کے دل کی دھڑکن کمزور ہو جاتی ہے۔ ذبح کے وقت خون اتنی مقدار میں نہیں نکل پاتا جتنا کہ بغیر کرنٹ والی مرغی سے نکلتا ہے۔ شریعت میں خون کے مکمل اخراج کو ضروری قرار دیا گیا ہے، کیونکہ خون گوشت میں شامل رہے تو وہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ یہ عمل مکروہ ہو سکتا ہے، لیکن چونکہ ذبح کے وقت مرغی زندہ ہوتی ہے، اس لیے اس کا گوشت **حلال** رہے گا۔ اگر کرنٹ کی شدت زیادہ ہو اور اس سے مرغی کی موت واقع ہو جائے، تو ایسی مرغی کو ذبح کرنے کے بعد بھی اس کا گوشت **حرام** ہوگا۔ اسلام میں کسی بھی جانور کو زندہ حالت میں ذبح کرنا ضروری ہے۔ اگر ذبح سے پہلے جانور کی موت ہو جائے تو وہ **مردار** کہلائے گا۔[4]

فقہاء کی تحقیق اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کی رائے

جدید فقہی مسائل پر تحقیق کرنے والے علماء نے اس مسئلے پر گہری نظر ڈالی ہے اور نصوصِ شریعت اور فقہی اصولوں کی روشنی میں اس کا حکم بیان کیا ہے۔ مشہور فقیہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب فرماتے ہیں" ؛اگر کرنٹ کا استعمال صرف مرغی کو نیم بے ہوش کرنے کے لیے ہو، اور اس کی موت واقع نہ ہو، تو ایسا طریقہ مکروہ تو ہو سکتا ہے لیکن گوشت حلال ہوگا۔ البتہ، اگر کرنٹ کے اثر سے مرغی مر جائے تو پھر اسے کھانا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ وہ مردار کے حکم میں آجائے گی۔ لہٰذا، ضروری ہے کہ کرنٹ کی مقدار ایسی ہو کہ اس سے مرغی زندہ رہے اور ذبح اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔" یہی رائے دیگر کئی فقہاء کی بھی ہے، جنہوں نے اس مسئلے کو جدید اصولوں کے تحت پرکھا اور امت کے لیے اس کا شرعی حل واضح کیا۔

سائنسی و طبی پہلو

سائنسی تحقیق کے مطابق، اگر کرنٹ بہت زیادہ ہو تو اس کے کئی نقصانات ہو سکتے ہیں: مرغی کی دل کی دھڑکن رک سکتی ہے، جس کی وجہ سے وہ ذبح سے پہلے ہی مر سکتی ہے۔ زیادہ کرنٹ گوشت کے رنگ اور ذائقے کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ زیادہ کرنٹ سے خون کے بہاؤ میں رکاوٹ آسکتی ہے، جس کی وجہ سے گوشت میں خون باقی رہ سکتا ہے، جو صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا، ماہرینِ صحت اور فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ کرنٹ کا استعمال اگر ناگزیر ہو تو اسے ایک **متعین** حد میں رکھا جائے، تاکہ ذبح کے وقت مرغی زندہ ہو اور خون کا اخراج مکمل ہو سکے۔

---

[4] مہدوی، سید نجم الدین، تنویر الابصار، مکتبہ امدادیہ، ملتان، ج4، ص499
Mahdavi, Syed Najmuddin, Tanwir Al-Absar – Maktabah Imdadiyyah, Multan, Vol.4, p499

شریعت کے مطابق کرنٹ کا درست استعمال

کرنٹ کے ذریعے مرغی کو بے ہوش کرنے کا عمل شرعی طور پر جائز تب ہوگا جب کرنٹ کی شدت اتنی ہو کہ مرغی نیم بے ہوش ہو، لیکن اس کی موت نہ ہو۔ ذبح کے وقت مرغی زندہ ہو اور اس میں حرکت پائی جائے۔ ذبح اسلامی اصولوں کے مطابق کیا جائے، یعنی اللہ کا نام لیا جائے اور خون صحیح طریقے سے خارج ہو۔ لیکن، اگر کرنٹ اتنا زیادہ ہو کہ مرغی کی موت ہو جائے، تو ایسی مرغی کا گوشت حرام ہوگا۔ کرنٹ کی وجہ سے خون کا اخراج کم ہو جائے، تو یہ طریقہ مکروہ ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ جدید مشینی ذبح میں شرعی اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے، تاکہ مسلمان عوام کو مکمل حلال اور طیب گوشت فراہم کیا جا سکے۔

الیکٹرک شاک کے استعمال میں دوران خون کے متاثر ہونے اور جانور کے ہلاک ہو جانے، دونوں کا اندیشہ ہے، لہذا یہ صورت کراہت سے خالی نہیں۔ تاہم اگر شاک لگنے کے بعد جانور میں حیات باقی رہنے کا یقین ہو اور پھر اسے ذبح کر دیا جائے تو ذبیحہ حلال ہو جائے گا، مگر حیات سے "حیات مستقرہ" امراد ہے۔[5]

نیز حیات مستقرۃ پر استدلال فتاویٰ ہندیہ کی اس عبارت سے ہے:

وعند أبي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى لا يكتفى بقيام أصلها بل تعتبر حياة مستقرة، كذا في البدائع :[6]

بہر حال اگر کرنٹ کے نتیجے میں مرغی کے زندہ ہونے کا یقین ہو تو اس کو ذبح کر کے کھانا جائز ہے ورنہ نہیں۔ علامہ حصکفی کی مذکورہ عبارت اس کا مستدل ہے:

ذبح شاة مريضة فتحركت أو خرج الدم حلت وإلا لا إن لم تدر حياتهعند الذبح، وإن علم حياته حلت مطلقا .[7]

پھر اگر کوئی مرغی کرنٹ لگنے کی وجہ سے مر جائے تو اس کو بقیہ مرغیوں سے الگ کرنا بھی ضروری ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ بہت سی مرغیاں کرنٹ کی وجہ سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد ہواری کہتے ہیں کہ مرغی کو بجلی کے جھٹکے دینے سے 90 فیصد مرغیوں کا دل حرکت کرنے سے رک جاتا ہے اور ان اور میں سے دس فیصد مر بھی جاتی ہیں۔ لہذا ایسی صورت میں ان مردہ مرغیوں کو زندہ مرغیوں سے الگ کرنا بھی شرعی طور پر ضروری ہے۔ اس لیے بہتر تو یہی ہے کہ مرغیوں کو پانی میں کرنٹ کے ذریعے بے ہوش نہ کیا جائے تاکہ حالت میں کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ تاہم اگر کرنٹ چھوڑا جائے تو ضروری ہے کہ وہ معمولی درجہ کا ہو جس سے مرغی کی موت واقع نہ ہو لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

بعض معاصرین کی رائے یہ ہے کہ پانی میں کرنٹ کے ذریعے مرغیوں کو بے ہوش کرنا، جائز نہیں ہے خواہ کرنٹ کم ہو یاز یادہ، کیونکہ اس سے جانور کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور قبل از ذبح جانور کو ایسی تکلیف دینا جائز نہیں۔ اس وجہ سے شریعت نے ان تمام امور کو ممنوع قرار دیا ہے جن میں جانور کو کسی بھی قسم کی جسمانی یا روحانی تکلیف پہنچتی ہو۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ: "کسی ذریعہ (بجلی کے کرنٹ والا پانی یا کسی آلہ کے ذریعہ سے بے ہوش کرنا، یہ ذبح سے قبل تکلیف میں مبتلا کرنا ہے جبکہ شریعت نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔[8]

---

[5] جدید فقہی مسائل: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، ناشر از علوم اسلامی پبلشرز، کراچی، 2012، ج2، ص146

Modern Jurisprudential Issues: Maulana Khalid Saifullah Rahmani, published by Uloom Islamic Publishers, Karachi, 2012, Vol. 2, p. 146

[6] الفتاوی الهندية، لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، الناشر: دار الفكر، الطبعة الثانية، 2001، ج5، ص286

Al-Fatawi Hindi, Committee of Scholars under the Chairmanship of Nizamuddin Al-Balkhi, Publisher: Dar-ul-Fikr, Second Edition, 2001, Volume 5, p. 286

[7] الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، محمد بن علی بن محمد الحصني المعروف بعلاء الدين الحصكفي، 1997 الناشر دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، ص456

Al-Dur al-Mukhtar, Sharh Tanweer al-Absaar and Jami al-Bihar, Muhammad bin Ali bin Muhammad al-Husni, known as Baal-ud-Din al-Hasakfi, 1997, Al-Nasher Dar Al-Kutub al-Elamiya, first edition, p. 456.

[8] فتاویٰ بینات، از رفقائے دار الافتاء بنوری ٹاؤن، ناشر: مکتبہ بینات، کراچی، سن اشاعت: -اکتوبر 2006ء، ج4، ص549

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

برقی آلے (گھومتی ہوئی تیز دھار چھری) سے گردن کا کاٹا جانا:

ھک پر لٹکی ہوئی مرغیاں جب برقی آلہ یعنی گھومنے والی چھری کے قریب آتی ہیں تو ان کی گردنیں چھری کے کناروں سے ٹکراتے ہی خود بخود کٹ جاتی ہیں۔ عموماً تو اس سے مرغیوں کی گردنیں کٹ جاتی ہیں لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرغی اس طرح لٹکی ہوتی ہے کہ اس کی گردن گھومنے والی چھری سے یا تو بالکل نہیں کٹتی یا بہت معمولی سی کٹتی ہے جو ذبح شرعی کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ اس طرح جانور حرام ہو جاتا ہے کیونکہ ذبح شرعی کے لیے ضروری ہے کی جانور کی رگیں پوری طرح کٹی ہوئی ہوں۔[9] نیز مشینی ذبیحہ میں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ گردن کٹ کر بالکل جدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر قصداً گردن کو کاٹ کر الگ کر دیا جائے تو یہ مکروہ ہے، مگر اس کو کھانا حلال ہے۔ چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

ولو ضرب عنق جزور أو بقرة أو شاة وأباها وسمى، فإن كان ضربها من قبل الحلقوم تؤكل وقد أساء .[10]

اگر اونٹ، گائے یا بکری کی گردن ماری اور اس کو علیحدہ کر دیا اور ایسا کرتے ہوئے اللہ کا نام لیا تو اگر اس پر حلق کی جانب سے وار کیا تو ذبیحہ کھایا جائے گا لیکن اس نے ایسا کر کے غلطی کی۔

گردن کٹنے کے وقت تسمیہ کی ادائیگی:

مرغیوں کے مشینی ذبیحہ کے عمل میں سب سے زیادہ پیچیدہ اور اہم مرحلہ ذبح کے وقت تسمیہ ادا کرنے کا ہے۔ کیونکہ شرعاً تسمیہ شرط ہے، اگر بھول سے رہ گیا تو ذبیحہ حلال رہے گا لیکن اگر ذابح نے اسے قصداً چھوڑ دیا تو پھر جانور حرام ہو جائے گا۔ چنانچہ بہت سی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس پر شاہد ہیں۔ وہ یہ ہیں: سورہ انعام میں ارشاد باری تعالی ہے:

ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لفسق الخ [11]

اور تم ایسے جانوروں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، اور بلاشبہ یہ گناہ کی بات ہے۔

اسی طرح سورہ حج میں ارشاد باری عزاسمہ ہے:

ولكن أمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا ليذكرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ أَحِيمَةِ الألعام [12]

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں، جو اس نے ان کو عطا فرمائے تھے۔

نیز وہ احادیث جن میں تسمیہ کی تاکید کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

عن رافع بن خديج، عن جده، أن النبي ﷺ قال : ما أنحر الدم، وذكر اسم الله عليه فكلوه، ليس السن والظفر [13]

Fatawa Baynat, by the friends of Darul Fatwa Banuri Town, Publisher: Maktaba Baynat, Karachi, Year of Publication: - October 2006, Vol. 4, p. 549

[9] أحمد بن محمد بن أحمد دين جعفر بن حمدان ان أبوالحسين القدوري ،الناشر دار الكتب العلمية،الطبعة الأولى،1997،ص 231

Ahmad bin Muhammad bin Ahmad Din Jafar bin Hamdan in Abul Husayn al-Qadoori, Al-Nasher Dar al-Kutub al-Al-Alamiya, first edition, 1997, p. 231

[10] الفتاوى الهندية،لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي،الناشر: دار الفكرة الطبعة الثانية،،2013،ج5،س288

Al-Fatawi Hindi, Committee of Scholars under the Chairmanship of Nizamuddin Al-Balkhi, Publisher: Dar Al-Ilaa Second Edition, 2013, Vol.5, S288

[11] الانعام:121

Al-An'am: 121

[12] الحج:34

Hajj:34

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دھاری دار چیز جانور کا خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھالو (یہ حلال ہے) سوائے دانت اور خون کے۔ (یعنی ان سے ذبح کیا ہوا جانور حلال نہ ہو گا۔)

یہ سب آیات اور احادیث تسمیہ کے وجوب پر صراحتا دلالت کرتی ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں جو اس بارے میں بالکل صریح ہیں۔ نیز فقہاء کرام کی عبارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کے وقت تسمیہ واجب ہے، قصداً چھوڑنے سے جانور حلال نہ ہو گا۔

ومن شرائط التسمية أن تكون التسمية من الذابح حتى لو سمى غيره والذابح ساكت وهو ذاكر غير ناس لا يحل [14]

ترجمہ: تسمیہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی کہ تسمیہ "ذبح کرنے والا خود کہے، اگر کسی دوسرے شخص نے کہا اور ذبح کرنے والا خود خاموش ہے حالانکہ اس کو یاد ہے، وہ بھولا نہیں ہے تو ذبیحہ حلال نہ ہو گا۔

نیز علامہ ابن عابدین شامی بھی یہی فرماتے ہیں کہ لو سمى له غيره فلا تحل [15] یعنی اگر ذابح کے علاوہ کسی اور نے اللہ کا نام لیا تو جانور حلال نہ ہو گا۔ جبکہ مشین کے ذریعے جانور (مرغیوں) کو ذبح کرنے کی صورت میں تسمیہ کی ادائیگی کی مختلف مذبح خانوں میں مختلف صورتیں رائج ہیں، جو حسب ذیل ہیں :

جو بعض مذبح خانوں میں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ مشینی ذبیحہ میں جو شخص مشین کا بٹن دبانے پر مقرر ہوتا ہے وہ صبح کے وقت بسم اللہ پڑھ کر بٹن دبا دیتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر ایک مرتبہ تسمیہ پڑھ کر مشین کا بٹن دبا دیا جائے تو اس سے کٹنے والی دن بھر کی سب مرغیاں حلال ہو جائیں گی، اس لیے کہ بٹن دبانے والا ذابح ہے کیونکہ مشین کی ساری کاروائی اور حرکات اس کے بٹن دبانے سے وجود میں آتی ہیں،، اس لیے اس کا تسمیہ کافی ہے۔ پھر اگرچہ یہ شخص اصل ذابح نہیں ہے بلکہ اصل ذابح تو مشین (برقی چھری) ہے اور اس آلہ ذبح کے چلنے میں بنیادی کردار اسی کا ہے کیونکہ آلہ ذبح کا بٹن اس نے دبایا ہے۔ لہذا بٹن دبانے والے کی طرف فعل ذبح کی نسبت کرنے کی گنجائش ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دلیل درست نہیں کیونکہ محض ایک مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر مشین کا بٹن دبانے سے سارا دن جو ہزاروں مرغیاں ذبح ہو گی کیا ایک ہی تسمیہ ان سب کی حلت کے لیے کافی ہے؟ تو ظاہر سی بات ہے کہ ایک تسمیہ ان سب کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ شرعی اعتبار سے ذابح کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر مرغی کے ذبح کے وقت الگ سے تسمیہ کہے۔ اس کی واضح فقہی دلیل بدائع الصنائع کی اس عبارت میں موجود ہے:

ذكر في الأصل أرأيت الذابح يذبح الثانين والثلاثة فيسمى على الأولى
ويدع التسمية على غير ذلك عمدا قال : بأكل الشاة التي سمى عليها ولا
يأكل ما سوى ذلك لما بينا. [16]

امام محمد سے اصل (مبسوط) میں نقل کیا گیا ہے کہ ایک ذبح کرنے والا دو یا تین بکریوں کو ذبح کرتا ہے اور کا نام پہلے پر لیتا ہے اور باقی پر عمدا چھوڑ دیتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) فرمایا ایسی صورت میں صرف پہلی بکری حلال ہو گی اور اس کے علاوہ حلال نہ ہو گی۔

البتہ بٹن دباتے وقت کا تسمیہ ان مرغیوں کے لیے کافی ہو سکتا ہے جن کی گردنیں ایک ساتھ بیک وقت گھومنے والی چھری پر آ کر کٹ گئیں ہوں [17] لیکن ان کے بعد دن بھر ذبح ہونے والی مرغیوں کے لیے کافی نہ ہو گا۔ مشین کے پاس ایک شخص کو مقرر کر دیا جائے کہ جب بھی مرغی کی گردن گھومنے والی چھری کے پاس پہنچے تو

---

[13] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2022، ج3، ص138

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari – Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, 2022, Vol3-, p. 138

[14] الفتاوى الهندية، لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، الناشر: دار الفكر، الطبعة الثانية، 2009، ج5، ص286

Al-Fatawi Hindi, Committee of Scholars under the Chairmanship of Nizamuddin Al-Balkhi, Publisher: Dar Al-Fikr, Second Edition, 2009, Volume 5, p. 286

[15] محمد امین الشہیر بابن عابدین، ردالمحتار، زکریا بکڈپو دیوبند یوپی، انڈیا، 1997، ج6، ص302

Muhammad Ameen known as Ibn Abidin, Radd Al-Muhtar – Zakariya Book Depot, Deoband, Uttar Pradesh, India, 1997, Vol.6, p.302

[16] الکاسانی، علاء الدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 1998، ج5، ص49

Al-Kasani, Ala al-Din Abu Bakr bin Masood, Badai' Al-Sanai' fi Tartib Al-Sharai' – Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1998, Vol.5, p. 49

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

وہ تسمیہ کہتا ہے۔ چنانچہ کینیڈا کے مذبح خانے میں یہی طریقہ رائج ہے لیکن اس طریقے سے بھی چند وجوہات کی بنا پر تسمیہ ادا نہیں ہوتا۔ پہلی وجہ تو یہ کہ تسمیہ کے الفاظ ذابح کی زبان سے ادا ہو ناضروری ہے جبکہ مذکورہ طریقے میں یہ تسمیہ پڑھنے والا شخص ذابح نہیں ہے اور نہ اس کا ذبح کی کاروائی سے عملاً کوئی تعلق ہے کیونکہ نہ تو اس نے مشین کا بٹن دبایا اور نہ برقی چھری کو گھومایا، اس لیے اس کا تسمیہ قابل قبول نہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ یہ تسمیہ پڑھنے والا شخص ایک انسان ہی تو ہے، ہر ہر مرغی پر تسمیہ پڑھنا اس کے لیے ممکن نہیں کیونکہ ذبح کرنے والی مشین میں چند سیکنڈ کے وقفہ سے بے شمار مرغیاں آکر برقی چھری کے سامنے ذبح ہوتی ہیں۔ جبکہ ان میں سے ہر ایک پر تسمیہ پڑھنا ذابح کے لیے انتہائی دشوار ہے۔ بشری تقاضے کی وجہ سے اسے بھی مختلف حوائج درپیش ہیں، لہذا اس کو اگر حاجت پیش آجائے تو معمولی سے وقفہ کی وجہ سے بے شمار مرغیاں بغیر تسمیہ کے ذبح ہو جائیں گی۔ اور یہاں اس دوران کسی دوسرے متبادل بندے کا بندوبست بھی نہیں ہے اور اگر ہو بھی سہی تو پھر بھی یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ بہت سی مرغیوں کا بغیر تسمیہ کے ذبح ہونے کا شدید امکان ہے۔ بعض مذبح خانوں میں تسمیہ کی ادائیگی کے لیے یہ طریقہ بھی اختیار کیا جاتا ہے کہ ٹیپ ریکارڈر میں تسمیہ کی ریکارڈنگ کرا کے اسے چلا دیا جاتا ہے، پھر مرغیوں کے ذبح کے وقت شیپ مسلسل بنتا رہتا ہے۔ یہ طریقہ بھی شریعت کی رو سے درست نہیں کیونکہ ماقبل میں یہ بات گزر چکی ہے کہ تسمیہ صرف ذائع کا معتبر ہے جبکہ ٹیپ ریکارڈر ذابح نہیں ہے بلکہ ایک بے جان آلہ ہے۔ چنانچہ جدید فقہی مسائل میں لکھا ہے کہ: "خود ذابح اسم باری تعالیٰ کا تحفظ کرے، اگر وہ خاموش ہو اور کوئی دوسرا شخص بسم اللہ پڑھ دے یا مثلاً بسم اللہ کا ٹیپ بجتا رہے تو یہ کافی نہیں۔[18] اسی طرح جامع الفتاوی میں بحوالہ نظام الفتاویٰ مذکور ہے کہ مذبوحہ جانور کے حلال ہونے کے لیے ذبح شرعی کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک تسمیہ بھی ہے جبکہ ٹیپ ریکاڈر سے مسلسل تسمیہ کی آواز آتے رہنا کافی نہیں ہے۔[19] بہر حال! ٹیپ ریکاڈر تسمیہ ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے کافی نہیں ہے اور یہ شرعی تقاضہ کو پورا نہیں کرتا۔

تسمیہ کی ادائیگی کا متبادل اور بے غبار طریقہ :

مشینی ذبیحہ میں تسمیہ کی ادائیگی کا بہترین اور بے غبار طریقہ وہ ہے جس کو اہل علم نے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے اس مشکل کا حل یہ تجویز فرمایا ہے کہ ذبح کرنے والی مشین میں سے گھومنے والی چھری کو نکال دیا جائے اور اس کی جگہ چار مسلمانوں کو کھڑا کر دیا جائے جو باری باری لٹکی ہوئی مرغیوں کو پکڑ کر تسمیہ کہتے ہوئے ان کو ذبح کرتے رہیں۔ یہ طریقہ جائز اور درست ہے اور اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ نیز اس دستی طریقہ سے ذبح کے عمل میں مشینی ذبیحہ کے مقدار کے مقابلے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے یہ طریقہ جب جزیروری یونین کے مذبح خانہ والوں کے سامنے بطور تجویز پیش کیا تو انہوں نے اسے اختیار کر لیا اور بتایا کہ اس طریقہ سے ذبیحہ کی مقدار میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اسی حضرت نے جنوبی افریقہ کے شہر دربن کے مذبح خانہ والوں کے سامنے اس تجویز کو پیش کیا تو انہوں نے اس تجویز پر عمل کیا اور اس تجربہ کو کامیاب پایا۔ چنانچہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی بھی اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: "مشینی ذبیحہ کی وہ صورت جس میں جانور ہاتھ سے ذبح کیا جائے اور دوسرے کاموں کے لیے مشین استعمال کی جائے، جائز اور بے غبار ہے۔[20]

مشینی ذبح کے بعد گرم پانی سے گزارنے کا عمل

---

[17] الکاسانی، علاء الدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 1998، ج3، ص50

Al-Kasani, Ala al-Din Abu Bakr bin Masood, Badai' Al-Sanai' fi Tartib Al-Sharai' – Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1998, Vol. 3, p.50

[18] جدید فقہی مسائل: , مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، ناشر: زمزم اسلامک پبلشرز کراچی، تاریخ اشاعت جون 2010ء, ج2، ص227

Modern Fiqh Issues:, Maulana Khalid Saifullah Rahmani, Publisher: Zamzam Islamic Publishers Karachi, Publication Date June 2010, Vol. 2, p. 227

[19] جامع الفتاویٰ: مفتی مہربان علی صاحب ناشر ادارہ تالیفات اشرفی ملتان، تاریخ اشاعت، ج4، ص65

Jame'i Fatawa: Mufti Mehrban Ali Sahib, Publisher, Ashrafi Publishing House, Multan, Date of Publication, Vol. 4, p. 65

[20] جدید فقہی مسائل: ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ناشر: زمزم پبلشرز کراچی، 2016، ج2، ص145

Modern Jurisprudential Issues: Maulana Khalid Saifullah Rahmani Publisher: Zamzam Publishers Karachi, 2016, Vol. 2, p. 145

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مشینی ذبح کے آخری مرحلے میں مرغیوں کو گرم پانی سے گزارا جاتا ہے تاکہ ان کے جسم سے بال، پر اور باقی ماندہ خون صاف ہو سکے۔ تاہم، اس عمل میں کچھ شرعی اور عملی پہلو قابل غور ہیں مرغیوں کا پیٹ چاک کر کے اور آلائشیں نکالنے کے بعد انہیں گرم پانی میں ڈالا جائے۔ یہ صورت بالکل جائز ہے اور اس طرح کی گئی صفائی سے مرغیوں کی حلت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مرغیوں کو آلائش نکالے بغیر ہی گرم پانی میں ڈال دیا جائے۔ اگر پانی صرف اتنا گرم ہو کہ وہ بالوں اور پروں کی صفائی کے لیے کافی ہو، تو یہ طریقہ جائز ہے اور ایسی مرغیاں حلال ہوں گی۔ اکثر مذبح خانوں میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اگر مرغیوں کو انتہائی گرم پانی یا کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا جائے جبکہ ان کی آلائشیں ابھی نکالی نہ گئی ہوں، تو اس میں خطرہ ہے کہ: آلائشوں کے اندر موجود ناجائز اجزاء گوشت میں سرایت کر سکتے ہیں۔ خون اور آلائش کی نجاست گوشت میں جذب ہو سکتی ہے، جو طہارت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اگر پانی اتنا زیادہ گرم ہو کہ وہ گوشت کو پکانا شروع کر دے، تو یہ ایک مکروہ عمل بن سکتا ہے، کیونکہ ذبیحہ صحیح طریقے سے خون سے پاک نہیں ہو پاتا۔ اگر پانی معمولی حد تک گرم ہو اور اس کا مقصد صرف صفائی ہو، تو یہ جائز ہے، لیکن اگر پانی بہت زیادہ گرم ہو اور آلائشیں ابھی اندر موجود ہوں، تو یہ مشتبہ ہو سکتا ہے۔ پہلے مرغیوں کا پیٹ چاک کر کے آلائشیں نکالی جائیں۔ پھر انہیں م ناسب درجے کے نیم گرم پانی سے گزارا جائے تاکہ بال، پر اور خون صاف ہو جائیں، لیکن نجاست گوشت میں جذب نہ ہو۔ اگر آلائش نکالے بغیر ہی پانی میں ڈالنا ناگزیر ہو، تو پانی کی گرمی کا درجہ مناسب رکھا جائے تاکہ گوشت متاثر نہ ہو۔ یہی طریقہ شریعت کے اصولوں کے مطابق اور طہارت و پاکیزگی کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد أدخلت يدي في الماء فلم يكن محرقا، فضلا من كونه بلغ إلى حدالغليان.

میں نے خود اس پانی کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ پانی غلیان اور جوش کی حد تک پہنچنا تو دور کی بات ہے، اس پانی میں ہاتھ بھی نہیں جل رہا تھا۔

دوسرے یہ کہ آلائش نکالے بغیر ان مرغیوں کو ابلتے اور کھولتے ہوئے پانی میں ڈالا جائے تو یہ ہرگز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح پیٹ میں موجود آلائشیں اور نجاستیں گوشت میں سرایت کر جائیں گی اور گوشت ناپاک ہو جائے گا۔

ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ اگر اوپر ذکر کردہ خرابیوں سے بچتے ہوئے اور ذبح سے متعلق مذکورہ احتیاطی تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے شرعی قواعد وضوابط کے مطابق مشینوں سے مرغیوں کو ذبح کیا جائے تو یہ بلاشبہ جائز اور درست ہے اور ایسی مرغیوں کا گوشت کھانا حلال ہے۔ بالخصوص مشینی ذبح سے متعلق جو شرعی متبادل علماء نے پیش کیا ہے۔ اسے اختیار کر لیا جائے تو یہ سب سے بے غبار صورت ہے۔ چنانچہ مشینی ذبیحہ کے حکم کے بارے میں بعض علمائے عصر کی تحریرات اور فتاوی یہاں ذکر کیے جاتے ہیں

مشینی ذبیحہ سے متعلق مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں :

"کسی مشین میں شرائط مذکورہ کی خلاف ورزی نہ ہو تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اور ان میں سے ایک بھی شرط فوت ہو جائے تو ذبیحہ حرام ہو جائے گا۔[21]

نیز فتاوی حقانیہ میں ہے:

کسی جانور کے ذبح کرنے کے لیے شریعت مقدسہ نے چند شرطیں رکھی ہیں: ذبحکرنے والے کا مسلمان ہونا، بوقت ذبح تسمیہ پڑھنا، تحت العقد تسمیہ پڑھنا۔ لہذا اگر جدید سائنسی آلات سے ذبح کرنے میں مذکورہ شرائط موجود ہوں تو ذبیحہ حلال ہوگا اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، بصورت دیگر ایسا ذبیحہ حلال نہیں اور نہ اس کا کھانا جائز ہے۔[22]

---

[21] جدید مسائل کے شرعی احکام، ص: افادات از مفتی محمد شفیع، ناشر مکہ کتاب گھر، 2010، ص145
Sharia rulings on modern issues, pp.: Effadat by Mufti Muhammad Shafi, published by Mecca Bookstore, 2010, p. 145

[22] فتاویٰ حقانیہ: از افادات: مولانا عبدالحق صاحب ناشر: جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک نوشہرہ تاریخ طبع ہفتم: 2010ء، ج6، ص356
Fatawa Haqqania: By: Maulana Abdul Haq Sahib Publisher: Jamia Darul Uloom Haqqania, Akora Khattak Nowshera Date of publication: 2010, Vol. 6, p. 356

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جدید سائنسی آلات کے ذریعے بڑے جانوروں کا ذبح: ایک شرعی تجزیہ

دورِ حاضر میں جدید سائنسی ترقی کے نتیجے میں بڑے جانوروں جیسے گائے، بیل، بکرے اور اونٹ وغیرہ کے ذبح میں بھی مختلف مشینی آلات اور جدید طریقے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ تاہم، مرغیوں کے مشینی ذبیحہ اور چوپایوں کے ذبیحہ میں کچھ بنیادی فرق پایا جاتا ہے، جو درج ذیل ہے:

بڑے جانوروں کے مشینی ذبیحہ میں بنیادی فرق

مرغیوں کا مکمل ذبح مشین انجام دیتی ہے، یعنی کرنٹ، گردن کاٹنا اور دیگر مراحل سب کچھ خودکار طریقے سے ہوتا ہے۔ بڑے جانوروں میں گردن کاٹنے کا عمل انسان خود انجام دیتا ہے، جبکہ دیگر مراحل جیسے جانور کو پکڑنا، لٹکانا، خون نکالنا اور صفائی کرنا مشینی آلات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ اس شرط پر جائز ہے کہ ذبح کے وقت تمام شرعی اصولوں کی مکمل پاسداری کی جائے، خاص طور پر: ذبح انسان کے ہاتھ سے ہو اور وہ تسمیہ ("بسم اللہ، اللہ اکبر") ادا کرے۔ جانور کے چاروں رگیں)حلقوم، مری، دو رگیں (صحیح طریقے سے کاٹی جائیں۔ جانور کو کامل زندگی کی حالت میں ذبح کیا جائے، یعنی وہ مردار نہ ہو چکا ہو۔

جانوروں کو بے ہوش کرنے کے جدید طریقے اور ان کی شرعی حیثیت

بڑے جانوروں کے ذبیحہ سے قبل انہیں بے ہوش کرنے کے مختلف سائنسی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ جانور زیادہ تڑپے نہیں اور ذبح کا عمل آسان ہو جائے۔ ان میں سے کچھ طریقے جائز ہیں اور کچھ ناجائز اور حرام کے زمرے میں آ سکتے ہیں۔ ایسا بے ہوش کرنے کا طریقہ جس میں جانور زندہ رہے اور اس کا دل دھڑکتا ہو، تاکہ ذبح کے بعد خون صحیح طور پر نکل سکے۔ کم شدت کی بجلی (Low Voltage Electric Shock) جو جانور کو صرف وقتی طور پر نیم بے ہوش کرے، لیکن وہ زندہ رہے۔ مخصوص میخانی آلات جو جانور کو پکڑنے اور قابو میں رکھنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن جانور کو مکمل طور پر مردہ نہیں کرتے۔ اگر جانور کو اتنا زیادہ کرنٹ دیا جائے یا سر پر ایسا شدید ضرب لگائی جائے کہ وہ مر جائے اور پھر اس کی گردن کاٹی جائے، تو ایسا گوشت حرام ہوگا، کیونکہ وہ مردار ہو چکا ہے۔ اگر بے ہوشی کے عمل کے دوران جانور کا دل بند ہو جائے اور وہ زندہ نہ رہے، تو ایسا جانور شرعی ذبیحہ نہیں کہلائے گا، بلکہ مردار تصور ہوگا۔ بعض ممالک میں جانوروں کو گولی مار کر یا گیس کے ذریعے بے ہوش کیا جاتا ہے، جو کہ اسلام میں جائز نہیں کیونکہ اس سے اکثر جانور مر جاتے ہیں۔ اگر جدید مشینری صرف معاون ہو، یعنی جانور کو پکڑنے، سیدھا کرنے یا قابو میں رکھنے کے لیے استعمال ہو، لیکن ذبح خود انسان کرے، تو یہ جائز ہے۔ اگر جانور کو مشین خودکار طریقے سے کاٹ رہی ہے اور کوئی بھی تسمیہ نہیں لے رہا، تو ایسا گوشت شرعاً مشتبہ ہو سکتا ہے۔ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ہر بڑے جانور کو ذبح کرنے والا انسان تسمیہ کہے اور مشین محض ایک مددگار کا کردار ادا کرے، نہ کہ اصل ذابح کا۔ جدید مشینی ذبح جائز ہے، بشرطیکہ :ذبح خود انسان کے ہاتھ سے ہو۔ بے ہوشی کا عمل اتنا شدید نہ ہو کہ جانور کی موت واقع ہو جائے۔ ہر جانور کے لیے تسمیہ الگ سے لیا جائے۔ جانور کے جسم سے خون صحیح طور پر نکلنے دیا جائے، تاکہ وہ مکمل پاک ہو۔ اگر جانور مرنے کے بعد ذبح کیا جائے، تو وہ مردار ہوگا اور اس کا گوشت حرام ہوگا۔ اگر مشین خودکار طریقے سے گردن کاٹ رہی ہو، اور تسمیہ کا اہتمام نہ ہو، تو وہ گوشت مشتبہ ہو سکتا ہے۔ اسلامی ذبیحہ کے بنیادی اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے جدید آلات کا استعمال جائز ہے، مگر اس میں مکمل احتیاط ضروری ہے تاکہ گوشت یقینی طور پر حلال اور پاک رہے۔[23]

خلاصہ کلام:

اسلامی شریعت میں جانوروں کے ذبح کے اصول واضح اور متعین ہیں، جن میں سب سے اہم شرط یہ ہے کہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے، اس کے جسم سے خون بہایا جائے، اور وہ مکمل طور پر زندہ ہو۔ جدید دور میں، جب صنعتی ترقی اور مشینی آلات کا استعمال عام ہو گیا ہے، تو بڑے پیمانے پر جانوروں کو ذبح کرنے کے لیے نئی مشینی تکنیکیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ ان جدید طریقوں نے اجتہاد کی ضرورت کو جنم دیا تاکہ یہ طے کیا جا سکے کہ مشینی ذبح کس حد تک شریعت کے اصولوں پر پورا اترتا ہے۔ مشینی ذبح میں مختلف آلات اور تکنیکیں استعمال کی جاتی ہیں جانوروں کو کرنٹ دے کر نیم بے ہوش کیا جاتا ہے تاکہ وہ کم تکلیف محسوس کریں۔ اگر کرنٹ کی شدت کم ہو اور جانور زندہ رہے، تو یہ طریقہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو سکتا ہے، مگر اگر کرنٹ کی شدت زیادہ ہو اور جانور مر جائے، تو ایسا گوشت حرام ہو جاتا ہے۔ مشینی بلیڈ یا آری کو استعمال کر کے تیز رفتاری سے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ اس میں احتیاط ضروری ہے کہ ہر جانور پر تسمیہ (بسم اللہ) الگ سے پڑھا جائے، کیونکہ اگر تسمیہ ترک کر دیا

---

[23] الجلبی، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم، مجمع الانہر، دار کتب العلمیہ، 2017، ج2، ص498
Al-Jalabi, Ibrahim bin Muhammad bin Ibrahim, Majma' Al-Anhar – Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, 2017, Vol. 2, p.498

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جائے، توذبیحہ مشتبہ ہوسکتا ہے۔ بعض مغربی ممالک میں جانوروں کو گیس یا تیز دھار گولی مار کر بے ہوش کیا جاتا ہے، جو اکثر جانور کی موت کا باعث بنتا ہے۔ ایسے طریقے غیر شرعی اور ناجائز قرار دیے جاتے ہیں۔

فقہائے کرام نے مشینی ذبح کے حوالے سے اجتہادی تحقیقات کی ہیں اگر مشین معاون کے طور پر استعمال ہو اور اصل ذبح انسان کرے، تو یہ شرعاً درست ہے۔ اگر مشین سے ہزاروں جانور ذبح کیے جا رہے ہوں اور تسمیہ صرف ایک بار لیا جائے، تو یہ کافی نہیں ہوگا۔ اگر جانور کو ذبح سے پہلے اس طرح بے ہوش کیا جائے کہ وہ زندہ رہے، تو یہ جائز ہے، لیکن اگر وہ مر جائے، تو گوشت حرام ہوگا۔ ذبح کے بعد خون کا صحیح طور پر بہہ جانا ضروری ہے، کیونکہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں گوشت ناپاک اور ناقابلِ استعمال ہو سکتا ہے۔ مشینی ذبح نے اسلامی فقہ اور حلال خوراک کی صنعت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں نئے مسائل کے حل کے لیے فقہاء نے اجتہاد کا دائرہ وسیع کیا، تاکہ جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعت کے مطابق رہنمائی دی جا سکے۔ جدید ذبح خانوں میں حلال سر ٹیفیکیشن کا نظام قائم کیا گیا تاکہ یقینی بنایا جا سکے کہ مشینی ذبح شرعی اصولوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ مسلم ممالک اور کمیونٹیز میں حلال و حرام کے معاملے میں بیداری بڑھی ہے اور لوگ زیادہ محتاط ہو گئے ہیں۔ عالمی مارکیٹ میں حلال گوشت کی طلب میں اضافہ ہوا ہے، اور اسلامی قوانین کے مطابق ذبح کے طریقوں کو اپنانا کاروباری لحاظ سے بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ مشینی آلات کے ذریعے ذبح ایک اہم اجتہادی مسئلہ ہے، جس میں احتیاط اور شرعی اصولوں کی پاسداری لازمی ہے۔ اگر مشینی ذبح میں تسمیہ کا اہتمام ہو، جانور زندہ ہو، اور خون بہانے کا عمل درست ہو، تو یہ شرعی طور پر جائز ہو سکتا ہے۔ تاہم، اگر ان شرائط کی خلاف ورزی ہو، تو ایسا گوشت مشتبہ یا ناجائز ہو سکتا ہے۔ لہذا، علماء، حلال سر ٹیفیکیشن ادارے اور عوام کو مل کر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جو جدید مشینی ذبح کو شریعت کے دائرے میں رکھیں، تاکہ مسلمان صحیح معنوں میں حلال گوشت استعمال کر سکیں۔

مصادر و مراجع

[1] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، البحر الرائق، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 2018

Ibn Najim, Zain Al-Din bin Ibrahim bin Muhammad, Al-Bahr Al-Raiq – Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 2018

[1] محمد امین بن عمر الشہیر مابن عابدین، فتاوی شامی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی، 2016

Muhammad Ameen bin Umar, known as Ibn Abidin, Fatawa Shami – Zia-ul-Quran Publications, Karachi, 2016

[1] المعني لابن قدامة، أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الدمشقي الناشر: مكتبه القاهرة الطبيعة بدون طبعة تاريخ النشر 2002

Al-Ma'ani Laban Ibn Qudama, Abu Muhammad Moafaq al-Din Abdullah bin Ahmad bin Muhammad bin Qudama al-Damashqi, Publisher: Al-Kahir al-Nawarah Library without publication date, 2002.

[1] مہدوی، سید نجم الدین، تنویر الابصار، مکتبہ امدادیہ، ملتان،

Mahdavi, Syed Najmuddin, Tanwir Al-Absar – Maktabah Imdadiyyah, Multan,

[1] الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، محمد بن علی بن محمد الحصني المعروف بعلاء الدين الحصكفي، 1997 الناشر دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى

Al-Dur al-Mukhtar, Sharh Tanweer al-Absaar and Jami al-Bihar, Muhammad bin Ali bin Muhammad al-Husni, known as Baal-ud-Din al-Hasakfi, 1997, Al-Nasher Dar Al-Kutub al-Elamiya, first edition

[1] فتاویٰ بینات، از رفقائے دار الفتاء بنوری ٹاؤن، ناشر: مکتبہ بینات، کراچی، سن اشاعت: - اکتوبر 2006ء،

Fatawa Baynat, by the friends of Darul Fatwa Banuri Town, Publisher: Maktaba Baynat, Karachi, Year of Publication: - October 2006

[1] أحمد بن محمد بن أحمد دین جعفر بن حمدان ان أبوالحسين القدوري، الناشر دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1997، ص 231

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

Ahmad bin Muhammad bin Ahmad Din Jafar bin Hamdan in Abul Husayn al-Qadoori, Al-Nasher Dar al-Kutub al-Al-Alamiya, first edition, 1997

[1]بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2022

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari – Maktabah Rahmaniyyah, Lahore, 202

[1]الفتاوی الھندیۃ، لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخي، الناشر: دار الفکر، الطبعۃ الثانیۃ، 2009

Al-Fatawi Hindi, Committee of Scholars under the Chairmanship of Nizamuddin Al-Balkhi, Publisher: Dar Al-Fikr, Second Edition, 2009

[1]محمد امین الشھیر بابن عابدین، رد المحتار، زکریا بکڈپو دیوبند یوپی، انڈیا، 1997

Muhammad Ameen known as Ibn Abidin, Radd Al-Muhtar – Zakariya Book Depot, Deoband, Uttar Pradesh, India, 1997

[1]الکاسانی، علاء الدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 1998

Al-Kasani, Ala al-Din Abu Bakr bin Masood, Badai' Al-Sanai' fi Tartib Al-Sharai' – Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1998, Vol.5, p. 49

[1]جدید فقہی مسائل:, مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، ناشر: زمزم اسلامک پبلشرز کراچی، تاریخ اشاعت جون 2010ء

Modern Fiqh Issues:, Maulana Khalid Saifullah Rahmani, Publisher: Zamzam Islamic Publishers Karachi, Publication Date June 2010

[1]جامع الفتاویٰ: مفتی مہربان علی صاحب ناشر ادارہ تالیفات اشرفی ملتان، تاریخ اشاعت

Jame'i Fatawa: Mufti Mehrban Ali Sahib, Publisher, Ashrafi Publishing House, Multan, Date of Publication,

[1]جدید مسائل کے شرعی احکام، ص: افادات از مفتی محمد شفیع، ناشر مکہ کتاب گھر، 2010

Sharia rulings on modern issues, pp.: Effadat by Mufti Muhammad Shafi, published by Mecca Bookstore, 2013

[1]فتاویٰ حقانیہ: از افادات: مولانا عبد الحق صاحب ناشر: جامعہ دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک نوشہرہ تاریخ طبع ہفتم: 2010ء

Fatawa Haqqania: By: Maulana Abdul Haq Sahib Publisher: Jamia Darul Uloom Haqqania, Akora Khattak Nowshera Date of publication: 2010

[1]الجابلی، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم، مجمع الانہر، دار کتب العلمیہ، 2017

Al-Jalabi, Ibrahim bin Muhammad bin Ibrahim, Majma’ Al-Anhar – Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, 2017